



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ بنام کموں فوت ہو گیا جس نے وارث چھوڑے 2 بیٹے عمر الدین اور میر خان اور ایک بیوی بنام خاتون، اس کے بعد میر خان فوت ہو گیا جس نے وارث چھوڑے ماں اور بھائی عمر الدین۔ بتائیں کہ شریعت محمدی کے مطابق ہر ایک کو کتنا حصہ ملے گا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، اما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے مرحوم کی کل ملکیت میں سے اس کے کفن و دفن کا خرچہ کیا جائے گا اس کے بعد اگر قرض ہے تو اسے ادا کیا جائے پھر اگر جائز وصیت کی ہے تو کل مال کے تیسرے حصے تک سے پوری کی جائے گی اس کے بعد باقی مال مستول یا غیر مستول کو ایک روپیہ قرار دے کر مرحوم کے وارثوں میں اس طرح تقسیم ہوگی۔

مرحوم کموں کی بیوی کو آٹھواں حصہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلِلْأُنثَىٰ نِصْفُ مَا لِرَبِّهَا** یعنی مسماں خاتون کو 2 آنے ملیں گے۔ باقی جو ملکیت بچی اس میں آدھی یعنی 7 آنے عمر الدین کو ملیں گے اور دوسرا آدھا حصہ یعنی 7 آنے میر خان کو ملیں گے۔

اس کے بعد میر خان فوت ہوا، وارث: ماں کو چھٹا حصہ ملے گا اللہ کا فرمان ہے: **وَلِلْوَلَدِ نِصْفُ مَا تَرَكَ وَأَجْرُ مِمَّا تَرَكَ** باقی جو ملکیت بچے کی وہ عمر الدین کو ملے گی۔

جدید اعشاریہ فیصد طریقہ تقسیم

میت کو کل ملکیت 100

بیوی 8/1/12.5

2 بیٹے 87.5 فی کس 43.75

اس کے بعد ایک بیٹا میر خان فوت ہوا کل ملکیت 43.75

ماں 3/1/14.583 بھائی عمر الدین 29.167

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 625

محدث فتویٰ